اپنی اور اہل وعیال کی حقیقی خیرخواہی

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَکُمْ وَأَهْلِیکُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلَائِکَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا یَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُونَ مَا یُؤْمَرُونَ ۔صدق اللہ العظیم

ساری تعریف حمد وستائش اللہ رب العالمین کے لئے سزاوار ہے، ہزاروں دورد وسلام ہوں اللہ کے نبیوں پر بالخصوص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جن کے ذریعہ سے ہمیں ایمان کی روشنی ملی اور قرآن جیسی نعمت حاصل ہوئی ہے۔

برادران اسلام! دنیا میں ہم پر اللہ کے بعد سب سے زیادہ اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے حقوق عائد ہوتے ہیں۔ہم میں سے ہر کوئی چاہتا ہے کہ دنیا میں ہم اپنے اہل وعیال کو آرام اور سہولت کے ساتھ رکھیں۔اپنی والاد کو اچھی تعلیم دینے اور ایک بہتر کیریر دینے کے لئے ہم دن رات ایک کر دیتے ہیں۔اور بے شک جو لوگ حلال ذرائع اختیار کرتے ہوئے اپنے اور اہل وعیال کو ایک راحت بھری زندگی فراہم کر رہے ہیں وہ اپنی ایک اہم دینی ذمہ داری کو پورا کررہے ہیں لیکن ذرا سوچئے کہ اگر ہمارے اہل وعیال کی دنیوی زندگی آرام وراحت سے گزر جائے اور آخرت میں خسارہ اٹھانا پڑے تو پھر کیا ہوگا؟ آج کے جمعہ کے خطبہ میں ہم اسی موضوع پر غور کریں گے۔آپ ذرا اس مثال پر غور کریں کہ آپ وطن سے دور کسی خوش حال ملک میں قیام پذیر ہیں' زندگی بڑے عیش سے گزار رہے ہیں۔خوشنما کوٹھی' حسین کار' عزت' شہرت' دولت اور راحت وسکون کا ہر سامان مہیا ہے۔آپ اپنے دوستوں' عقیدت مندوں' ساتھیوں اور بہی خواہوں کے ساتھ اپنی کوٹھی میں جشن منا رہے ہیں' ہر طرف چہل پہل ہے' انواع واقسام کے کھانے تیار ہو رہے ہیں۔احباب آرہے ہیں' آپ مسکراتے چہرے سے ان کا استقبال کررہے ہیں' ان سے بغل گیر ہو رہے ہیں' خوشی کے قہقہے بلند ہو رہے ہیں' اور ہر طرف مسرت کی لہریں ہیں' لوگ بھی آپ کو رشک سے دیکھ رہے ہیں' آپ کی خوش بختی کے چرچے کر رہے ہیں اور آپ بھی اپنی سعادت پر نازاں ہیں اور فرحاں ہیں۔

مگر یکا یک آپ کچھ سوچتے ہیں اور آپ کی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو بے اختیار ٹپک پڑتے ہیں، آپ کے بچّے' آپ کی وفا شعار بیوی' آپ کے شفیق ماں باپ آپ سے دور وطن میں ہیں۔نہیں معلوم وہ کس حال میں ہیں' جس قدر آپ سوچتے جاتے ہیں' آپ کے غم میں برابر اضافہ ہوتا جاتا ہے، آپ اپنے عیش وسکون میں ایک زبردست خلا محسوس کرنے لگتے ہیں، قدرتی طور پر آپ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش میرے ماں باپ میرے ساتھ ہوتے' کاش میری وفا شعار بیوی میرے پاس ہوتی' کاش میرے پیارے بچے میری آنکھوں کے سامنے ہوتے اور میں ان سب کے ساتھ مل کر جشن مناتا۔کاش میری خوشیوں میں یہ سب شریک ہوتے' یہ سب میرے ساتھ ہوتے تو میں کتنا خوش نصیب ہوتا' میرے ماں باپ کس قدر خوش ہوتے' میرے بیوی کی مسرت کا کیا حال ہوتا' میرے بچے کس قدر مسرور ہوتے اور خود میں کس قدر شاد ہوتا۔

ذرا آنکھیں بند کر لیجئے اور تصور کی قوتوں کو یکجا کر کے تصور کی آنکھوں سے دیکھئے کہ جنّت کا بے مثال باغ ہے ، یاقوت وزمرد کا مثالی محل ہے، پھلوں سے لدے ہوئے باغ ہیں، شہد ، دودھ اور لذیذ مشروبات کی نہریں ہیں، نورانی فضاء ہے، حوروں کے نقرئی قہقہے ہیں، غلمان کی چہل پہل ہے ، چاروں طرف سے سلام وتحیّات کی دلنواز صدائیں ہیں ،عزت ہے، اقتدار ہے، عیش وعشرت ہے ،سکون واطمینان ہے ،بھر پور جوانی ہے، ہمیشہ قائم رہنے والی صحت ہے ،نیک اور صالح بندوں کا پڑوس ہے، نہ شور ہے نہ ہنگامہ، نہ بے ہودہ گفتگو ہے نہ کسی گناہ کا چرچا' ہر طرف سلامتی اور تحیات کی صدائیں' ہر طرف خوشی کی

چاندنی بکھری ہوئی ہے' خدا نے آپ کو ہر نعمت سے نواز رکھا ہے اور پھر جنت کی اس پر رونق زندگی میں ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ جہاں آپ کو اپنے رب کا دیدار حاصل ہوتا ہے' آپ کی خوش بختی کا کیا ٹھکانہ کہ آپ کا رب آپ سے کہتا ہے' میرے بندے میں تجھ سے راضی ہوں' اب کبھی میں تجھ سے ناراض نہ ہوں گا۔

کیا آپ گوارا کریں گے کہ اس جنت میں آپ کی بیوی آپ کے ساتھ نہ ہو' آپ کے بچے آپ کے پاس نہ ہوں' آپ کے ماں باپ آپ کے ہمراہ نہ ہوں' کیا آپ برداشت کر سکتے ہیں کہ آپ کے بیوی بچے اور آپ کے ماں باپ ان نعمتوں سے محروم ہوں اور آپ تنہا ان نعمتوں سے فیض یاب ہوں' کیا ان کے بغیر آپ کو اپنا عیش و آرام ادھورا نہ ہو معلوم ہوگا۔ کیا یہ سوچ کہ آپ کا دل نہیں بیٹھنے لگتا کہ آپ کی اولاد' آپ کے والدین اور آپ کی پیاری بیوی جنت کی ان نعمتوں سے محروم رہیں۔ بجا طور پر آپ کی یہی تمنا ہے کہ جنت کی ان سدا بہار نعمتوں میں آپ اپنے بچوں کے ساتھ رہیں' آپ کی رفیقہ حیات آپ کے ساتھ عیش کرے' آپ کے ماں باپ آپ کے ساتھ سکون و آرام کی زندگی گزاریں' اور سب مل کر جنت کی بے نظیر نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں' آپ کی آرزو ایک فطری آرزو ہے۔ کتنی بڑی خوش نصیبی ہوگی کہ آپ کی یہ آرزو پوری ہو اور آپ اپنے عزیزوں کے ساتھ فردوس بریں میں خدا کا قرب حاصل کریں۔

خدا کی کتاب گواہ ہے کہ آپ کی محبوب بیوی ' آپ کے پیارے بچے' آپ کے شفیق ماں باپ کل جنت کی نعمتوں میں آپ کے ساتھ ہوں گے اور آپ ان کی رفاقت میں جنت کی ابدی قیامگاہ میں عیش و اطمینان کی زندگی گزاریں گے' مگر ایک شرط ہے' اور اس شرط کو پورا کرنے کے لئے خدا نے آپ کو پورا پورا موقع دیا ہے' بلکہ آپ سے مطالبہ بھی ہے کہ آپ اپنے اور اپنے اہل و عیال کی خاطر اس شرط کو پورا کرنے کی سنجیدہ اور مسلسل کوشش کریں۔ نہایت دلسوزی اور حکمت کے ساتھ جدو جہد جاری رکھیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ آپ کے اہل وعیال اور ماں باپ خدا کے فرماں بردار اور صالح ہوں۔

آپ اپنی آرزو میں سچے ہیں' آپ کی آرزو فطری آرزو ہے۔ خدا نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ آپ کی آرزو پوری ہوگی' مگر آپ کے وہی عزیز جنت میں عیش جاوداں حاصل کر سکیں گے جن کی زندگی خدا کی فرماں برداری میں گزری ہوگی۔ قرآن کا ارشاد ہے: أُولَـئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ. جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالمَلاَئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ (23) سَلاَمٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد 25-23)

''عاقبت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہے۔ یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباواجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں جو جو صالح ہوں' وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ فرشتے ہر طرف سے ان کے استقبال کے لئے آئیں گے اور ان سے کہیں گے' تم پر سلامتی ہو' تمہارے صبر کے صلے میں''۔

یہاں پروردگار نے اہل جنت کی کچھ بنیادی خوبیاں بیان کی ہیں جن کے صلے میں خدا ان کو جنت سے نوازے گا اور پھر فرمایا گیا ہے کہ عیش جاوداں کا یہ گھر ان کے لئے بھی ہے۔ ان کے خاندان والوں کے لئے بھی' مگر خاندان کے وہی افراد اہل جنت کے ساتھ ہوں گے جو نیک اور صالح ہوں۔

خاندان کے نیک وصالح افراد ہی کل آپ کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ قرآن کی یہ وضاحت آپ کی معلومات میں اضافہ کے لئے ہی نہیں ہے' بلکہ ایک انتہائی لطیف پیرائے میں خدا نے آپ کو آپ کی ذمہ داری یاد دلائی ہے اور نہایت فطری اور نفسیاتی انداز میں آپ کو متوجہ کیا ہے کہ اگر آپ واقعی اپنی تمنا میں سچے ہیں تو سنجیدگی سے غور کیجئے کہ آپ اپنے اہل خاندان کو نیک و صالح بنانے کے لئے کیا کوششیں کر رہے ہیں' آپ کا طرز عمل اور آپ کی سعی ہی بتائے گی کہ آپ کس حد تک اپنی تمنا اور آرزو میں سچے اور سنجیدہ ہیں۔

قرآن کا منشا یہ ہے کہ اگر آپ کی دلی خواہش واقعی یہ ہے کہ کل جنت کی ابدی نعمتوں میں آپ کی پیاری اور محبوب بیوی' آپ کے شفیق ماں باپ آپ کے ساتھ ہوں تو آپ کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ آپ ان کو جنت کی راہ پر چلانے کے لئے اپنی ساری کوششیں لگا دیں۔ اپنی زندگی کو بنانے اور سنوارنے کے

ساتھ ساتھ یہ بھی آپ ہی کی ذمہ ادری ہے کہ ان کی زندگی بنانے اور سنوارنے کی بھی آپ فکر کریں اور اس فکر سے کسی وقت غافل نہ ہوں۔

کل اگر آپ اپنے قریبی عزیزوں کو اپنے ساتھ خدا کی رحمتوں میں دیکھنے کے خواہشمند ہیں تو آج اس خواہش کی تکمیل اور اس آرزو کو پورا ہونے کے لئے آپ کو موقع حاصل ہے اگر آپ اس موقع سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تو آپ اپنی خواہش اور آرزو میں سچے ہیں' ورنہ یہ محض ایک خیال ہے اور آپ نے سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور نہیں کیا ہے۔

اہل خاندان کی دینی تعلیم وتربیت اور دعوت واصلاح سے غفلت دراصل اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ تمنا آپ کے دل کی گہرائی میں نہیں ہے' یا جنت کو ابھی آپ اپنی منزل بنانے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ اگر فی الواقع جنت ہی آپ کی منزل ہے اور آپ کو اپنے اہل وعیال اور ماں باپ سے واقعی دلی محبت ہے تو آپ ان کو دین کی سیدھی سچی راہ چلانے کی فکر سے کسی لمحہ بھی غفلت نہ برتیں' ان کی اصلاح وتربیت کی کوشش مسلسل کرتے رہیں اور نہایت دلسوزی اور لگن کے ساتھ کرتے رہیں۔

اس جدوجہد میں کوتاہی کررہے ہیں اور آپ دانستہ یا نادانستہ خود ہی نہیں چاہتے کہ آپ کی اپنی آرزو پوری ہو۔

اسلام ایک فطری دین ہے' اس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کی اسی فطری تمنا کو آپ کا دینی فریضہ قرار دیا ہے' آپ اس فرض کو انجام دیں گے کہ تو اپنی ہی تمنا پوری کریں گے' لیکن خدا کی نوازش کا حال دیکھیے کہ وہ آپ کو اس ذمہ داری کی انجام دہی پر مزید اجر وانعام سے نوازے گا' اور اپنے اہل وعیال اور اہل خاندان کی تربیت واصلاح کی کوششوں کا آپ کو صلہ بھی عطا فرمائے گا۔ آپ کی یہ ذمہ داری قرآن نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔

خدا کے رسولؐ کا ارشاد ہے:

''باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ یہ ہے کہ وہ اس کی تربیت اور اصلاح کرے'

نیز آپؐ نے فرمایا: ''جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا موقع ختم ہوجاتا ہے مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ جاریہ کر جائے' دوسرے یہ کہ وہ ایسا علم چھوڑ جائے جس سے لوگ اس کے بعد فائدہ اٹھائیں' تیسرے یہ کہ وہ نیک اولاد چھوڑ جائے جو اس کے بعد اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے'' (مسلم)

برادران اسلام آج کے دور میں اولاد کی اصلاح وتربیت اور انہیں نیک بنانا اور نیکی کے راستہ پر لگانا کوئی آسان کام نہیں ہے اور یہ کام اس وقت اور بھی مشکل ہوجاتا ہے جب آپ کی بیوی یعنی آپ کے بچوں کی ماں دین سے دور ہو۔ اگر آپ اپنی نسل کو دیندار اور اللہ کا فرمان بردار بنانا چاہتے ہیں تو آپ کا سب سے پہلا قدم دیندار بیوی کا انتخاب ہونا چاہئے۔ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی نعمتوں میں بندۂ مومن نے نیک بیوی سے بڑھ کر اپنے لئے کوئی نعمت نہیں پائی۔ لیکن آج بہت سے لوگ دینداری کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں اور حسن وخوبصورتی اور دولت کو رشتوں کے انتخاب کا اصل معیار بناتے ہیں، پھر ساری عمر اپنی اس حماقت کی قیمت چکاتے ہیں۔ معاشرہ میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ بیویاں نیک چلن نہ ہوں تو کتنے ہی اچھے خاصے گھرانے تباہ ہوگئے۔ اور نیک سیرت بیویوں نے کتنے ہی تباہ ہونے والے گھرانوں کو سنبھال لیا ہے۔ اسی لئے نوجوانوں کے لئے مشورہ ہے کہ وہ بیوی کے انتخاب میں دینداری کو اصل معیار بنائیں کیونکہ کام آنے والی اصل چیز یہی ہے ،باقی سب چیزیں عارضی اوران کا فائدہ چندروزہ ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنی اور اہل وعیال کی دنیا وآخرت کو کامیاب بنانے میں ہماری مدد فرمائے اور توفیق عمل عطا کرے۔ آمین وآخر الدعوان ان الحمد للہ

رب العالمین ۔ وماعلینا الا البلاغ